آذر بائیجان: تیل کی ترسیل کے لیے پائپ لائن کی تعمیر

گزشتہ سال ۲۰ ستمبر کو آذر بائیجان کی SOCAR تیل کمپنی کے اشتراک سے گیارہ بین الاقوامی تیل کمپنیوں کے ایک کنسورشیم نے بحیرۂ قزوین کے آذر بائیجانی سواحل میں تیل کے کنوؤں کی تعمیر سے متعلق آذر بائیجان کی حکومت کے ساتھ ۵، ۷ بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے ایک معاہدہ پر دستخط کیے۔ تیل کی تلاش اور اس کے اخراج سے متعلق مغربی تیل کمپنیوں کے ساتھ آذر بائیجان کے اس معاہدہ پر ماسکو کے حکمرانوں نے شدید ردِ عمل کا اظہار کیا۔ شروع میں تو یوں لگتا تھا کہ ماسکو اس معاہدہ پر کسی بھی صوت میں عمل درآمد نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ ماسکو کے حکام نے بحیرۂ قزوین کے آذ بائیجانی سواحل میں موجود تیل کے ذخائر کے سلسلے میں باکو کے حق ملکیت و تصرّف کو ہی ماننے سے انکار کر دیا۔ کریملن کے حکام کی طرف سے اس موقع پر جو بیانات جاری ہوئے اُن میں یہ لائن اختیار کی گئی کہ: "بحیرۂ قزوین کے سواحل میں موجود تیل کے ذخائر تمام ساحلی ریاستوں کا مشترک اثاثہ ہے جس پر آذر بائیجان کے حق ملکیّت و تصرّف کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا"۔

باکو کے حکمرانوں کو اس معاہدہ سے ملک کی اقتصادی خوش حالی کے ضمن میں بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ دوسری طرف ملک میں موجود سیاسی عدم استحکام اور معاشی ابتری کے پس منظر میں انہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ کریملن کے حکمرانوں کو ناراض کرنے کے کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ آذری قیادت کو اس کی "خود سری" کی سزا دینے کے لیے ماسکو نے آرمینیا - آذر بائیجان تنازعہ میں جو کردار ادا کیا۔ اِس کے نتیجے میں آذر بائیجان کو نگورنی کارا باخ کے متنازعہ علاقہ کے علاوہ ۲۰ فیصد خالص آذری علاقوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔ روسیوں نے خفیہ چالبازیوں اور علانیہ فوجی امداد کے ذریعے آرمینیائی حملہ آور افواج کو اتنا طاقتور بنا دیا کہ آذریوں کو اُن کے سامنے ٹھہرنا ممکن نہیں رہا۔

صدر علییف کو مجبوراً روس کی بالادست حیثیت تسلیم کرتے ہوئے، ماسکو کی سربراہی میں سابق سوویت یونین کی طرز پر قائم کیے گئے نئے سیاسی اتحاد "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" [CIS] میں آذر بائیجان کی شمولیت کا اعلان کرنا پڑا۔ انتہائی مایوسی کی حالت میں کیے گئے اِس اقدام کے نتائج بھی باکو کے لیے کچھ زیادہ خوش کن نہیں رہے ہیں۔ آرمینیا - آذر بائیجان تنازعہ بدستور حل طلب ہے۔ دراصل ماسکو کے حکمران اس تنازعہ کو ایک ایسے leverage کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں جس سے اُنہیں بالاخر آذر بائیجان میں "لامحدود حق مداخلت" حاصل ہوجائے۔

ماسکو کے ساتھ تعلقات کی اس نوعیت کے پس منظر میں آذریوں نے بین الاقوامی تیل کمپنیوں کے کنسورشیم میں روسی تیل کمپنی "لک آئل" کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آذری کمپنی "SOCAR" نے اپنے ۳۰ فیصد حصص میں سے ۱۰ فیصد حصص "لک آئل" کو دینے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ اور نتیجتاً معاہدے پر ماسکو کے ردعمل کی شدّت میں کمی آ گئی۔ آذر بائیجانی سواحل سے نکالے جانے والے تیل کو بین الاقوامی منڈی تک پہنچانے کے لیے پائپ لائنوں کی تعمیر اور اس کے مجوّزہ روٹ کے انتخاب کے لیے صلاح مشوروں کے دوران روسیوں نے اس بات پر اصرار کرنا شروع کر دیا کہ اس تیل کی ترسیل پہلے سے موجود روسی پائپ لائن کے ذریعے ہو۔ جو باکو سے چیچنیا کے راستے بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ نوووروسک [Novorossisk] تک اس تیل کو پہنچائے گی۔ جہاں سے آئل ٹینکروں کے ذریعے عالمی منڈیوں تک اس کی ترسیل ہو گی۔

ماسکو وسطی ایشیاء، قفقاز اور ماورائے قفقاز کے علاقوں سے نکالے جانے تیل اور گیس کی ترسیل کے نظام پر اپنی اجارہ داری قائم رکھنا چاہتا ہے۔ جب کہ تیل پیدا کرنے والے نوآزاد ممالک اور صارف مغربی ملکوں کی یہ کوشش ہے کہ ماسکو کی اس اجارہ داری کے ممکنہ منفی نتائج سے بچنے کے لیے کم از کم ایک متبادل پائپ لائن کی تعمیر کی جائے۔

نئی پائپ لائن کی تعمیر اور اس کے مجوّزہ روٹ کے سلسلے میں متعدّد تجاویز سامنے آئیں۔ جن میں ایران کے راستے خلیج فارس تک، چین کے راستے جاپان تک اور جارجیا کے راستے بحیرہ اسود کی ترکی بندرگاہوں تک پائپ لائنوں کی تعمیر کی تین مختلف تجاویز شامل تھیں۔ ایران کے خلاف امریکی اقتصادی پابندیوں کی بدولت نہ صرف ایران کے راستے خلیج فارس تک پائپ لائن کی تعمیر کی تجویز کو رد کر دیا گیا، بلکہ آذر بائیجان کی حکومت پر دباؤ ڈال کر اسے ایران کو کنسورشیم کے ۵ فیصد حصص بیچنے کا فیصلہ بھی واپس لینے پر مجبور کر دیا گیا۔

۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو کنسورشیم کے ایک اجلاس میں بالآخر فیصلہ کیا گیا کہ باکو سے جارجیا کے راستے ترکی تک ایک نئی پائپ لائن تعمیر کی جائے گی جو ۱۹۹۶ء کے اواخر یا ۱۹۹۷ء کے اوائل تک آذر بائیجانی تیل کی ترسیل کے لیے استعمال ہونا شروع ہو جائے گی۔ کنسوریشم کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آذری تیل کی مغربی منڈیوں تک ترسیل کے لیے اس نئی پائپ لائن اور پہلے سے موجود روسی پائپ لائن دونوں کو بیک وقت استعمال کیا جائے گا۔ بظاہر لگتا ہے کہ اس فیصلے کے بعد، بحیرۂ قزوین کے تیل کے ذخائر اور اس کی ترسیل کے نظام پر اجارہ داری کے لیے لڑی جانی والی اس نئی اقتصادی جنگ میں، روس [اور ایران] کو شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن توقع یہی ہے کہ روس اس فیصلے کی تنفیذ رکوانے کے لیے اپنی "خفیہ چالبازیوں" سے کام لینے میں ہرگز نہیں چوکیں گے۔